ابو غضنفر۔ جامعہ سلفیہ

جامعہ سلفیہ کا
علاقہ گلیات میں دعوتی کیمپ

اللہ تعالیٰ نے وطن عزیز کو ہزاروں نعمتوں سے سرفراز فرما رکھا ہے۔ جن میں سے ایک نعمت جس وقت ہمارے علاقہ پنجاب میں آگ برس رہی ہوتی ہے۔ بسا اوقات پرندے درختوں سے مر کر موسم خزاں کے پتوں کی طرح گر رہے ہوتے ہیں۔ عوام الناس گھروں سے باہر منہ نکالنا کبیرہ گناہ خیال کرتے ہیں اور ہرے بھرے کھیت الگ الگ انداز میں اداسی کی تصویر دکھائی دیتے ہیں۔

انہی ایام میں علاقہ گلیات کے باسی آسمان سے باتیں کرنے والے بلند وبالا پہاڑوں کے دامن میں گنگناتے چشموں اور لمبے لمبے درختوں کے جلو میں گرم لباس استعمال کر رہے ہوتے ہیں۔

موسم گرما میں ہماری عوام ان علاقوں میں جانا پسند کرتی ہے جبکہ صاحب ثروت لوگوں کی یہ خواہش حقیقت کا روپ دھار لیتی ہے۔ جبکہ غریب لوگوں کے پروگرام حسرتوں کی نظر ہو جاتے ہیں اور متوسط طبقہ چند دنوں کی سیر وسیاحت کی شکل میں ان علاقوں کا چکر لگا آتا ہے۔

موسم گرما میں سیاح لوگوں کی کثرت کی وجہ سے مقامی لوگ کاروبار کو زیادہ وقت دیتے ہیں کیونکہ موسم سرما میں برف باری ہوتی ہے اس لئے موسم سرما کا راشن بھی موسم گرما میں ہی جمع کرنے کی فکر ہوتی ہے۔ اکثر لوگ برف باری کے دنوں میں آگ جلا کر اپنے گھروں میں شب وروز بسر کرتے ہیں یا پھر گرم علاقوں کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں۔

تبلیغی فریضے کی ادائیگی کے لئے اساتذہ وطلبہ جامعہ سلفیہ کا ایک قافلہ بلند وبالا آسمان کو چھونے والے پہاڑوں، بل کھاتی ہوئی عجیب وغریب سڑکوں اور حسین وادی توحید آباد میں پہنچا۔ جہاں قیام کر کے اس علاقے کو قرآن وسنت کی نورانی کرنوں سے روشن کرنے میں مصروف میں ہو گیا۔ جبکہ دوسرا قافلہ جو ۲۵ افراد پر مشتمل تھا۔ جہادی ٹریننگ کے لئے معسکر عبداللہ بن مبارک مانسہرہ کی طرف روانہ ہوا۔ دعوتی پروگراموں کے انعقاد اور جہاد ٹریننگ پر روانہ ہونے والے قافلے کو اساتذہ جامعہ سلفیہ نے بڑے تپاک سے الوداع کہا۔

نماز فجر ہم نے پنڈی میں ادا کی اور کچھ وقت آرام کے بعد علاقہ گلیات کی طرف روانہ ہوئے۔ مری پہنچے تو آسمان بالکل صاف، فضاء نکھری ہوئی اور نہایت چمکیلی دھوپ پھیلی ہوئی تھی، درختوں، ٹہنیوں اور شاخوں سے چھنتی ہوئی کرنیں زمین پر طرح طرح کے نقوش بنا رہیں تھیں۔ اس طرح سایوں اور روشنی کا امتزاج نہایت بھلا دکھائی دے رہا تھا۔

اچانک میری زبان پر یہ شعر آیا۔

گلگشت کروں کہ سیر و صحرا دیکھوں
یا معدن و کوہ و دشت و دریا دیکھوں
ہیں چاروں طرف تیرے ہزاروں جلوے
حیران ہوں کہ دو آنکھ سے کیا کیا دیکھوں

گاڑی پہاڑوں کی بلندیوں کو سر کرنے کے لئے رواں دواں تھی کہ راستے میں ہلکی ہلکی بوندا باندی شروع ہو گئی جو ہمیں علاقہ گلیات کے موسم کا پیغام دے رہی تھی۔ یکدم آسمان سے بادل غائب ہوا جس کی جگہ سورج کی نورانی کرنوں نے لی اور ہم توحید آباد کی سرزمین پر اترے۔ مسجد اہل حدیث کے قریب سے گزرتے ہوئے مدرسہ تحفیظ القرآن کی قیام گاہ میں داخل ہوئے۔ کچھ وقت آرام کیا پھر نماز ظہر ادا کی۔ پھر نمازوں کا یہ سلسلہ اپنے اپنے اوقات پر جاری رہا جبکہ نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد بلاناغہ درس قرآن مجید ہوتا اور نماز فجر کے بعد درس قرآن سنتے ہی طلبہ تلاوت قرآن مجید میں مصروف ہو جاتے۔

سورج غروب ہوا۔ روشنی کی جگہ تاریکی نے لی اور تاروں نے آسمان کو مزین کرنا شروع کیا۔ اللہ اکبر کی صدا پہاڑوں سے ٹکراتی ہوئی جھونکوں کے پھر دھور ہی تھی ہم باوضو ہو